



سوال

استحارہ کب اور کتنے دن کرنا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

استحارہ کتنے روز کرنا مسنون ہے؟ استحارہ کن امور میں مستحب ہے؟

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرمایا: جب تم کسی کام کو کرنے لگو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استحارہ کرو پھر جس بات پر دل مطمئن ہو جائے اسے اختیار کرو اسی میں خیر ہے۔ یہ حدیث ابن قیمؒ نے اپنی کتاب اذکار مسنونہ میں ابن السنی کی "عمل الیوم اللیلیۃ" کے حوالے سے نقل کی ہے، استحارہ کرنا مستحب ہے یا واجب؟ ہمارے فاضل مولوی ہیں، وہ کسی کو ایک ماہ تک استحارہ کرنے کا کہہ رہے تھے۔ میں نے انہیں یہ حدیث بتائی مگر پھر بھی وہ اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ دلیل مانگنے پر نہ دی، مجھے اب ایک صحابی کا اثر یاد آ رہا ہے مگر حوالہ یاد نہیں جس میں صحابی تین دن تک استحارہ کا کہتے ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

استحارے کے لیے دنوں کی شرط نہیں ہے۔ جب بھی مباح امور میں سے کوئی مشکل اور پیچیدہ مسئلہ ہو تو استحارہ کر لیں جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ (دیکھئے صحیح بخاری 1162-6382)

استحارہ کرنا مستحب ہے واجب نہیں کیونکہ "من غیر فریضۃ کے الفاظ بھی عدم وجوب پر دلالت کرتے ہیں۔ (دیکھئے فتح الباری ج 11 ص 185 تحت ح 6382)

امام بخاری نے اس حدیث کو تقطوع (نفل) سے متعلق سمجھتے ہیں، ابن السنی کی جس روایت کا حوالہ حافظ ابن القیم نے اذکار مسنونہ میں دیا ہے وہ روایت عمل الیوم والیلیۃ میں "عبید اللہ بن الحمیری: ثنا ابراہیم بن البراء بن النضر بن انس ابن مالک عن ابیہ عن جدہ" کی سند سے موجود ہے۔ اس کی سند سخت ضعیف ہے، النضر بن حفص بن انس بن مالک غیر معروف ہے۔

دیکھئے لسان المیزان (6/191 ت 8802، دوسرا نسخہ 7/192 ت 8877)

ابراہیم بن العلاء اور عبید اللہ بن الحمیری بھی غیر معروف ہیں۔



حافظ ابن حجر لکھتے ہیں "لکن سندہ واہ جدا" لیکن اس کی سند بہت زیادہ کمزور ہے۔ (فتح الباری ج 11 ص 187)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الکلم الطیب (ص 71/ ج 116) میں "ویذکر عن انس" لکھ کر اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کر دیا ہے،

آپ نے جس اثر کی طرف اشارہ کیا ہے وہ مجھے یاد نہیں ہے

حداماعندی والنداعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 1 ص 486

محدث فتویٰ